قسط سوم۔
مع اسکین حوالہ جات

احمد رضا ایک کفر کا دلدل

بقلم:۔ مولانا معاذ حنفی شولاپوری

* ģ ....(قسط سوم)* .... ģ

* ů احمد رضا ایک کفر کا دلدل* ů

i *اس قسط میں احمد رضا کی گستاخی اور فرقہ بریلویت کی خاموشی کی ایک ادنی سی جھلک ذکر کی جائے گی*

احمد رضا صاحب تو اپنی گستاخی کی بنا پر کافر ہوجائیں گے لیکن فرقہ بریلویت احمد رضا کی گستاخی پر حکم کفر نہ لگانے کی بنا پر اصول نمبر تین کی زد میں آکر خود بخود کافر ہوجائیں گے

تیسرا اصول ǻ ǻ ǻ

جو کافر کو کافر نا کہے وہ خود بھی کافر ہے

(فتوی رضویہ . ج 15. ص 43. حسام الحرمین مع تمہید ایمان. ص 177. پیر کرم شاہ کا تنقیدی جائزہ. ص 214 . مسلمان کو کافر نا کہو . ص4)

i احمد رضا فاضل بریلوی کی گستاخی یہ ہے کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو راعی کہا باوجود اس کے کہ اللہ تعالٰی نے صحابہ کو راعی کہنے سے منع کیا تھا اور کہنے والے کے لئے سخت وعید بھی سنائی

(ولا تقولوا راعنا)

ﻙ احمد رضا لکھتا ہے

:" اللہ کے محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا ہے اور محبت بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کررہا ہے"

(ختم النبوۃ : ص 71)

ﻙ : *" اسکے سچے راعی محمد رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم ہیں "*

(اللہ جھوٹ سے پاک ہے. ص 11)

ہوسکتا ہے کوئی بریلوی احمد رضا کو بچانے کے لئے اس کی تاویل کرلے

اس لئے یہ چند اہم باتیں مد نظر رہے

1 : بریلوی جید عالم احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں

صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں" راعنا " کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر بھی حضور اکرم کو" راعنا " کہتا تو وہ " واسمعوا وللکافرین عذاب الیم" کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے

(گستاخ رسول کی سزا قتل. ص 24)

2 : مولوی فیض احمد اویسی بہاولپوری لکھتے ہیں

اللہ جل شانہ کو گوارا نہ ہوا اس لیے" راعنا " بولنے والے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بتائی اور سنائی

(بےادب بے نصیب. ص 15)

3 :

سوال : اگر کوئی شخص سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ و سلم کو امت کا "چرواہا" کہے اسکے لئے کیا حکم ہے ؟؟

جواب : یہ توہین آمیز لفظ ہے کہنے والا توبہ و تجدید ایمان کرے

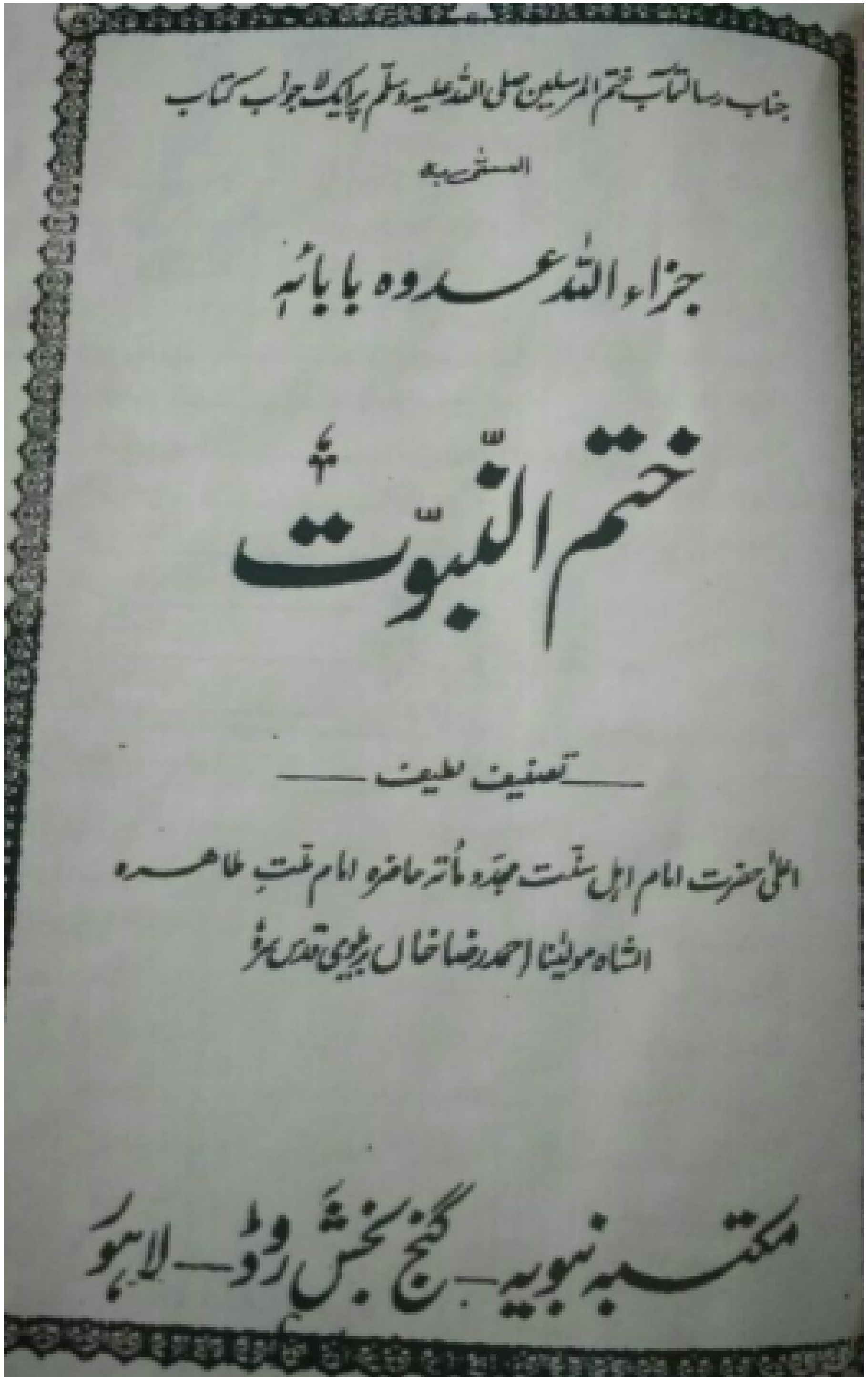
(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب. از الیاس عطاری. ص 204)

تبصرہ.

مولوی سعید کاظمی . مولوی فیض احمد اویسی اور الیاس عطاری ان تینوں نے بلا نیت توہین *" راعنا "* کہنے والے کو کافر کہا

حتی کہ الیاس عطاری صاحب نے تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کرنے کا حکم دیا

اب پوری ملت بریلویت سے یہ گزارش ہے کہ وہ. احمد رضا صاحب کا نبی کریم کے لئے راعی کہنے کے بعد تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا ثابت کرے ورنہ آپ اصول نمبر تین کی زد میں آکر کافر ہوجائیں گے

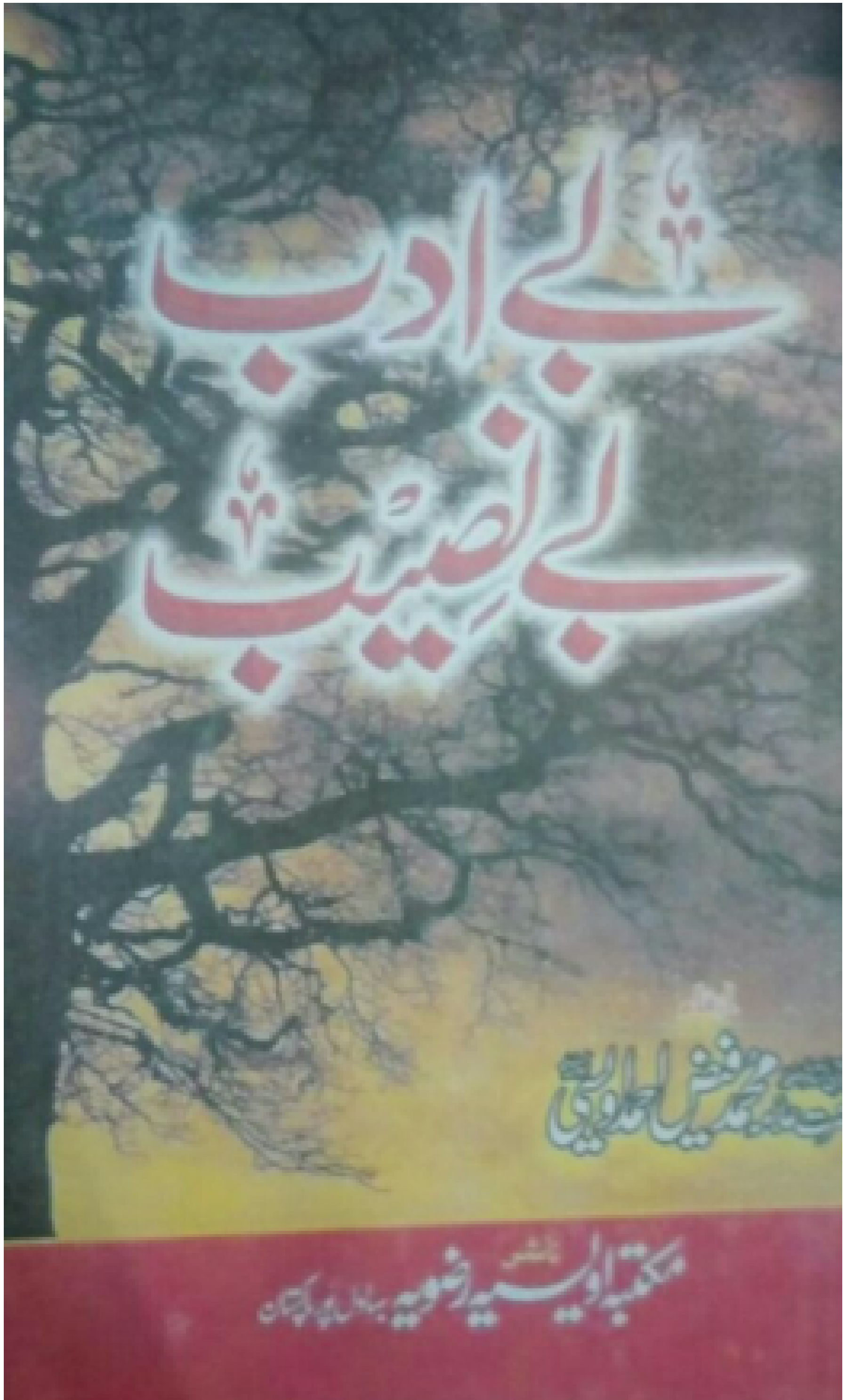


اور اگر کوئی یہ کہے کی. قرآن میں تو راعنا کہنے سے منع کیا گیا ہے اور احمد رضا نے راعی کہا ہے تو گستاخی کیسے ہوئی

*جواب : اصل توہین آمیز لفظ " راعی" ہے ناکہ اس کے ساتھ لگی ہوئی ضمیر جمع متکلم *
*اگر آپ اپنے علماء سے یہ ثابت کردیں کہ توہین آمیز لفظ " نا" بولنے میں ہے ناکہ " راعی" تو ان شاء اللہ ہم یہ اعتراض کرنا چھوڑ دیں گے *

* اب جس کے جی میں آئے وہ لیں اس سے روشنی ہم نے تو دیا جلاکر سرعام رکھ دیا*

خاک پاے علماء دیوبند و
دعا کا طالب.
* ..محمد معاذ حنفی شولاپور* 9158441882



باب 1

قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بے ادبی کی سزا وعذاب کا ذکر فرمایا ہے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

1۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (پ۱)

اے ایمان والو! جب تمہیں میرے حبیب کی کوئی بات سمجھ میں نہ آئے اور دوبارہ کہلوانا چاہو تو مت را ع نا یارسول راعنا یعنی اے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری رعایت فرمائیں بلکہ یوں کہو اُنْظُرْنَا ہم پر نظر عنایت فرما دیں۔ اور غور سے سنو تاکہ دوبارہ کہلوانے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

گستاخی کیا تھی؟ لفظ رَاعِنَا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس لیے روکا گیا کہ یہود بے ادب اور گستاخ منافقین و کفار اس کو ذرا زبان میں لچک دے کر گالی اور اہل اسلام کے استعمال کو اپنی گستاخی کے لیے آڑ بنا لیتے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو گوارا نہ ہوا۔ اسی لیے راعنا بولنے سے نہ صرف روک دیا بلکہ آئندہ یہ لفظ بولنے والا نہ صرف کافر بلکہ سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وعید شدید بنائی اور سنائی۔

خاتم النبیین لا نبی بعدی

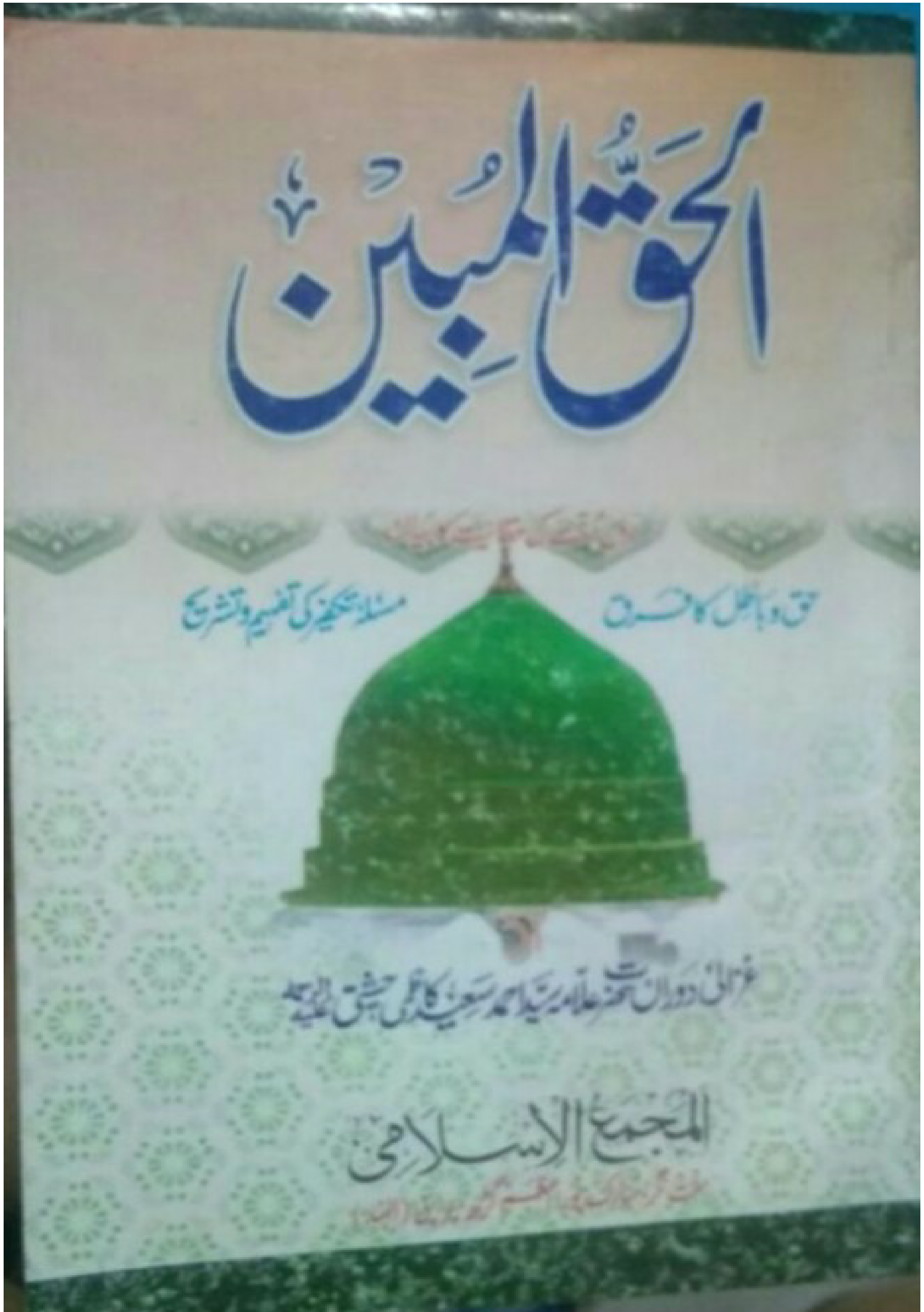
گستاخ رسول کی سزا قتل

مولانا سید احمد سعید کاظمی

یاد رہے۔ راعنا بولنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان کا اس
کلمہ خیر و بھلائی مطلوب تھی لیکن بے ادب یہود کا ارادہ بے ادبی کا تھا اب وہ کلمہ اس
لیے گستاخی بن گیا کہ گستاخوں کا مقولہ ہے اگرچہ اس کلمے سے ارادہ نیک ہو تب
بھی بے ادبی و گستاخی میں شمار ہوگا اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو گستاخانہ کلمات
بول کر کہتے ہیں ہماری مراد یہ نہیں ان کی مراد ہو نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کی گرفت ضرور ف
گا اسی طرح جو لوگ گستاخیاں لکھ گئے اب ان کے طرفدار کہتے ہیں کہ ان پر عبارات گستا
ہیں لیکن ان کی مراد یہ نہ تھی تو ان کا یہ لنگڑا عذر لکھنے کہنے والوں کو نہ بچا سکیگا۔

فائدہ انبیاء علیہم السلام بشر مثلنا (ہمارے جیسے بشر، آدمی انسان
کی رٹ بھی کافروں نے لگائی ابلیس سے لے کر ابوجہل تک یہ مقول
کفار و مشرکین کی زبان پر جاری رہا۔ اب بھی اس کلمہ کی رٹ لگا رہے ہیں وہ
یقین کرلیں کہ کل قیامت میں ابلیس و ابوجہل کی ٹولی میں بیٹھنا پڑیگا۔

۲. يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ
كَفَرُوا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نبی کی
شان میں گستاخی نہ کی۔ اور البتہ بیشک وہ یہ کفر کا بول بولے اور مسلمان ہو کر
کافر ہوگئے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیڑ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ارشاد فرمایا
ایک شخص آئیگا کہ تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا۔ وہ آئے تو اس سے
بات نہ کرنا۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی ایک کرنجی آنکھوں والا سامنے سے گزرا۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا۔ تو اور تیرے رفیق کس بات پر میری
شان میں گستاخی کے الفاظ بولتے ہیں۔ وہ گیا اور اپنے رفیقوں کو بلا لایا سب
نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا اس



ہے ۔ آسمان پژمردہ ۔ زمین افسردہ ۔ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم ۔ اتنا اژدحام اور ہُو کا سماں ۔ اُمڈی نگاہیں اُس محبوب کے رُوئے حق نما تک ، کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی ، اور ضعفِ نومیدی سے ہلکان ہو کر ، بیخود وار قدموں پر گر جاتی ہیں ۔ فرطِ ادب سے لب بند ۔ مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ، کہ

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ !

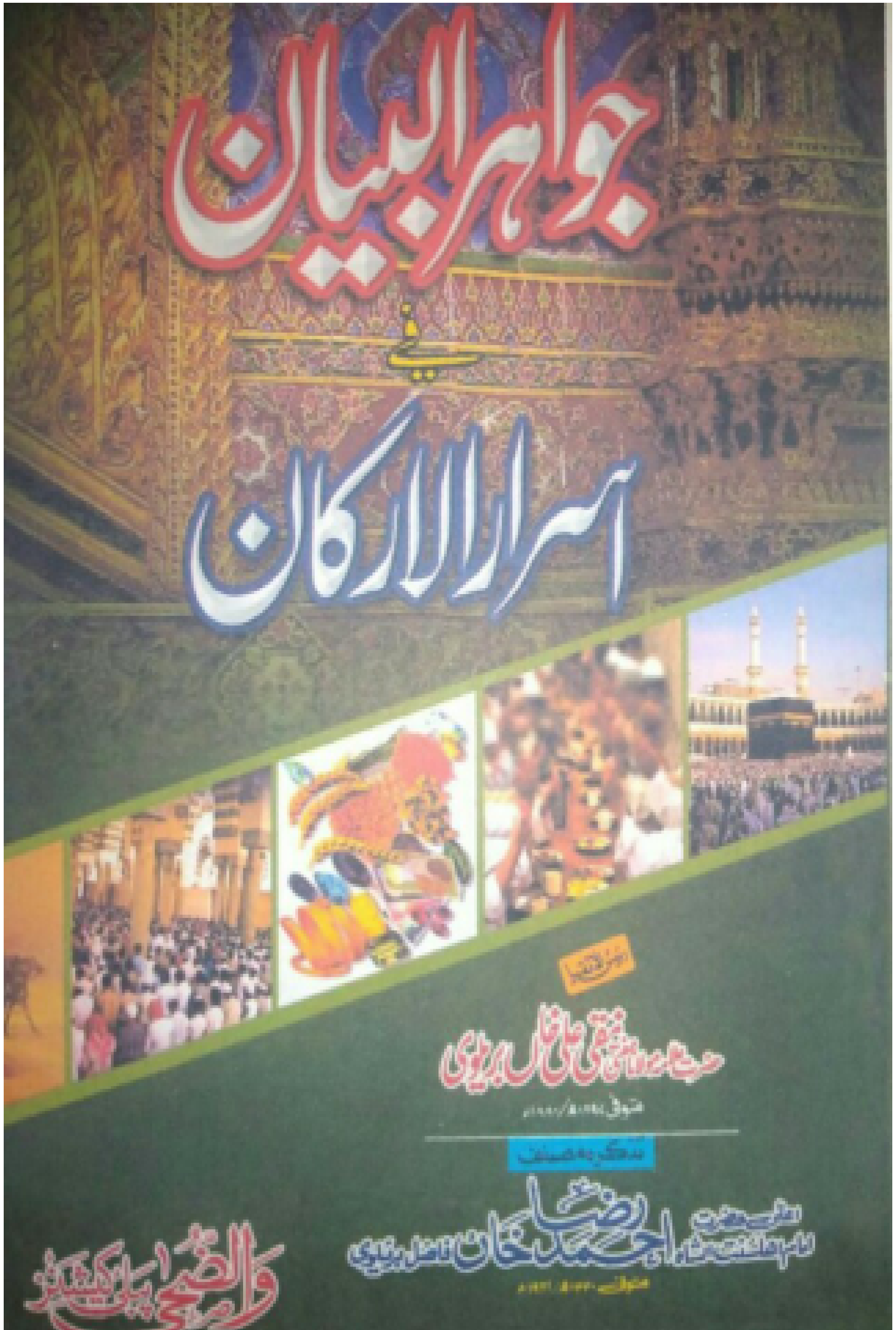
(تو میری آنکھ کی پتلی تھا ۔ اب تجھ پر آنکھ بند ہوئی ، تو جو چاہے تیرے بعد مر جائے ۔ میں تجھ ہی پر ڈرتا تھا ۔)

اللہ کا محبوب ، امت کا راعی ، کس پیار کی نظر سے ، اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا ، اور محبت بھرے دل سے انہیں حافظِ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے ۔ شانِ رحمت کو اُن کی جدائی کا غم بھی ہے ۔ اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے والوں کی خوشی بھی ۔ کہ محنت ٹھکانے لگی ۔ جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا وہ بأحسن الوجوہ ، انجام کو پہنچی ۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو برس ، وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت ۔ یہاں بائیس تیئیس ہی سال میں ، بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت ، کنیز و غلام ، جوق در جوق آ رہے ہیں ۔ جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے ۔ وقفۂ ارشاد ہوتا ہے ۔ آنے والوں کو جگہ دو ۔ آنے والوں کو جگہ دو ۔ اس دعوتِ عام پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے ۔ سلطانِ عالم نے منبرِ اکرم پر قیام کیا ہے ۔ بعد حمد و صلوٰۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائلِ عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے ۔

مسلمانو ! خدارا ۔ پھر مجلسِ میلاد اور کیا ہے ۔ وہی دعوتِ عام ۔ وہی مجمع تام ۔ وہی منبر و قیام ۔ وہی بیانِ فضائل سید الانام ۔ علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام ۔ مجلسِ میلاد اور کس شے کا نام ۔ مگر نجدی صاحبوں کو ذکرِ محبوب مٹانے سے کام ۔

وربنا الرحمٰن المستعان وبه الاعتصام وعليه التكلان ۔

(افادات امام احمد رضا)



کریم ﷺ کی اہانت وایذا رسانی کا قصد کیا اور وہ مسلمان کہلاتا ہے، وہ مرتد مستحق قتل ہے۔"

یہاں تک ہمارے بیان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کتاب و سنت اجماع امت اور اقوال علماء دین کے مطابق گستاخ رسول کی سزا یہی ہے کہ وہ حداً قتل کیا جائے۔ اس کے بعد حسب ذیل امور کی وضاحت بھی ضروری ہے:

١۔۔۔۔ بارگاہ نبوت کی توہین وتنقیص کو موجب حد جرم قرار دینے کے لیے یہ شرط صحیح نہیں کہ گستاخی کرنے والے نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی غرض سے گستاخی کی ہو۔ یہ شرط ہر گستاخ نبوت کے تحفظ کے مترادف ہوگی اور توہین رسالت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر گستاخ نبوت اپنے جرم کی سزا سے بچنے کے لیے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سورۂ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ "ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے۔ ہماری غرض توہین نہ تھی۔" نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصود تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا۔ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔ (التوبہ ٦٦) "بہانے نہ بناؤ، ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔"

٢۔۔۔۔ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں۔ "راعنا" کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور ﷺ کو "راعنا" کہتا تو وہ وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور ﷺ کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواهر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حاله.

(نسیم الریاض ج ٤ ص ٣٩٣ مطبوعہ دار الفکر بیروت) "توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا۔" ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا۔۔۔۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

٣۔۔۔۔ یہاں اس شبہ کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور اسلام کی صرف ایک وجہ کا احتمال ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ اس کا ازالہ یہ ہے کہ فقہاء کا یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو، کفر صریح نہ ہو۔ لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی۔

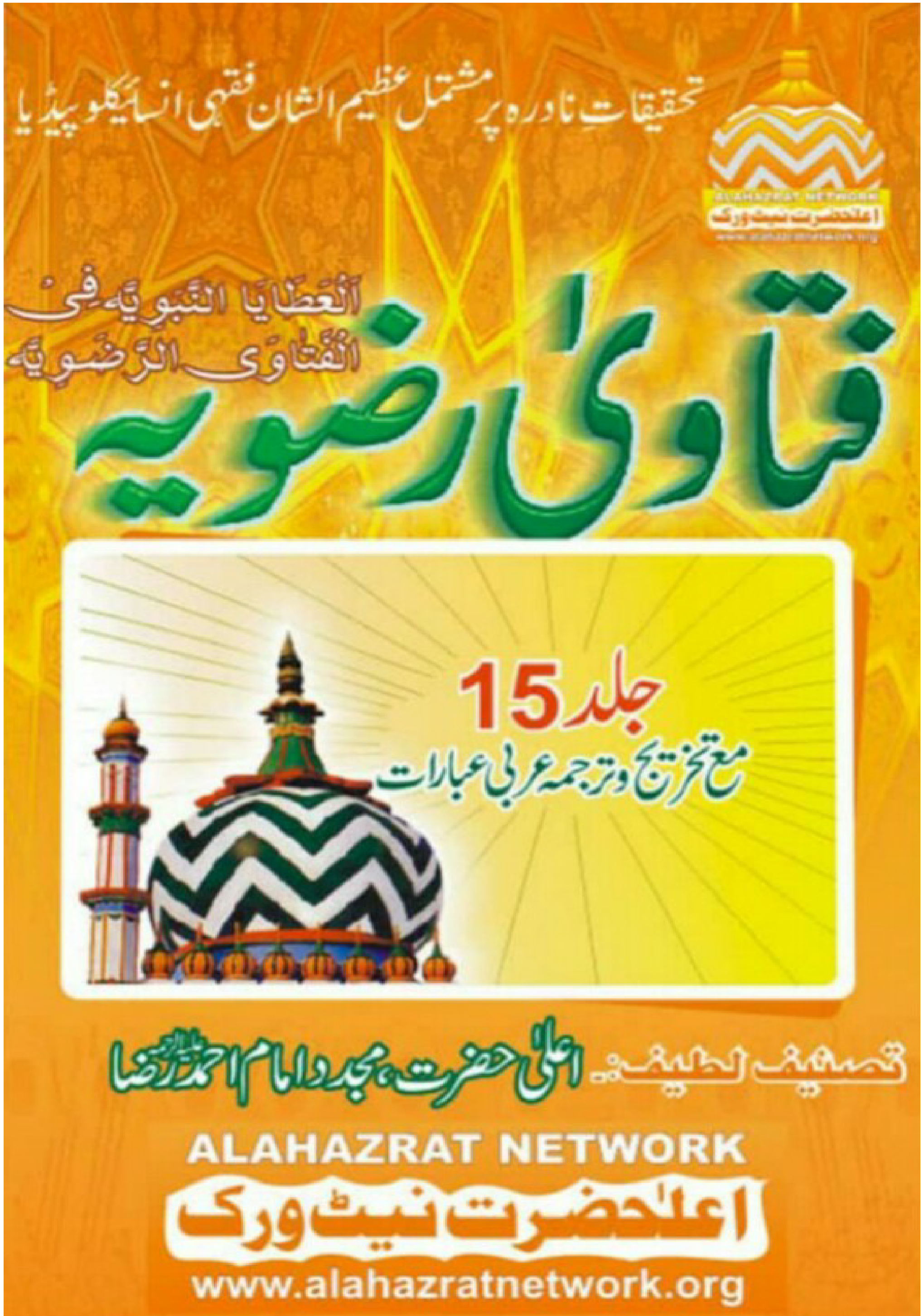
قاضی عیاض نے لکھا:

قال حبیب ابن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل.

(الشفاء باب فی بیان ما هو فی حقه ﷺ ج ٢ ص ٢١٧)

"حبیب بن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا۔"

کسی کلام کا توہین صریح ہونا عرف اور محاورے پر مبنی ہے۔ وضاحت کے ساتھ بطور مثال عرض کرتا ہوں اگر کسی کو ولد الحرام کہا جائے اور کہنے والا لفظ "حرام" کی تاویل کرے اور کہے کہ میں نے "المسجد الحرام" اور



الحق المبین

- حق وباطل کا فرق
- مسئلہ تکفیر کی تفہیم وتشریح
- اہل سنت کی حقانیت کا بیان

از

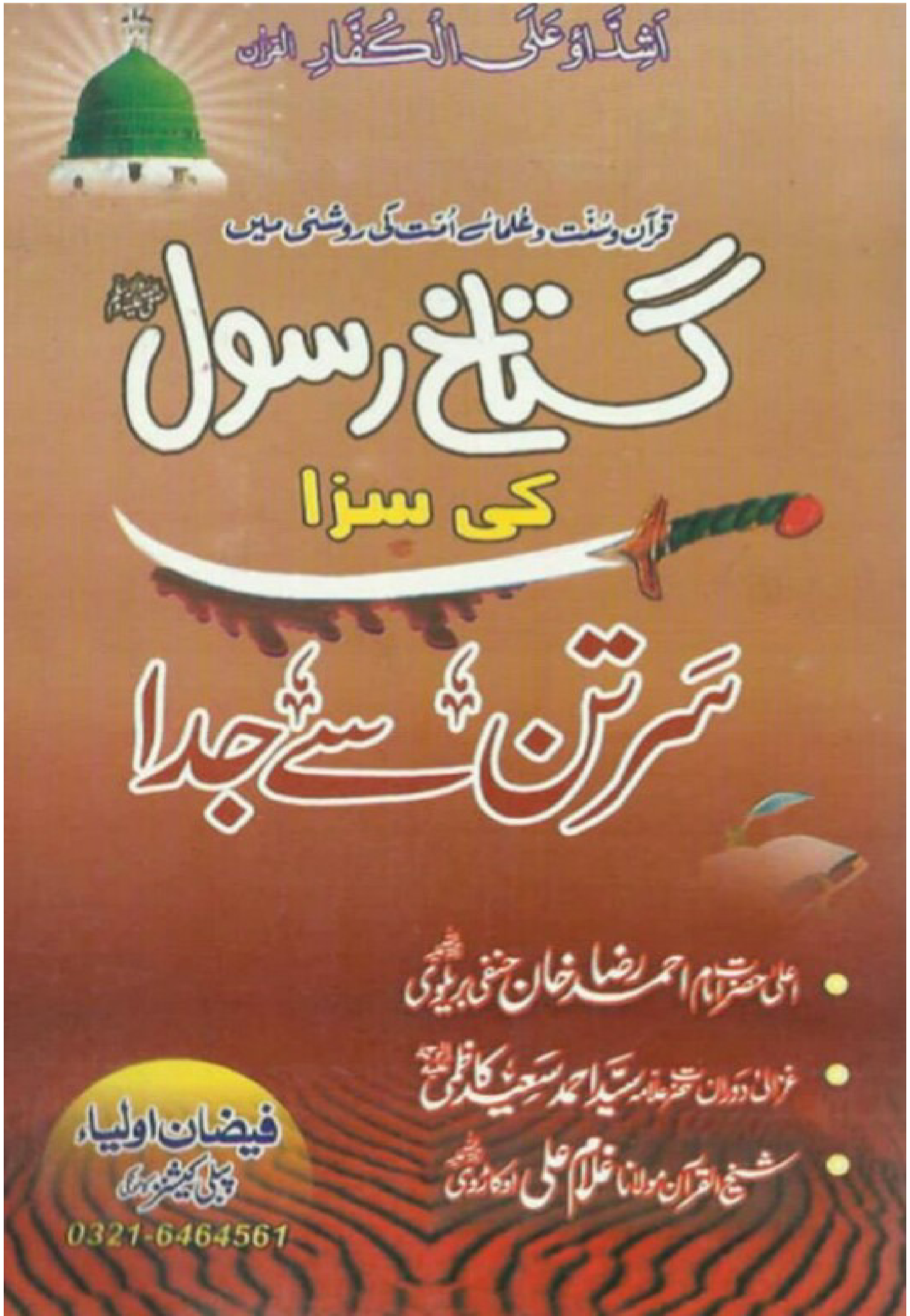
غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی چشتی

علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور ۲۷۶۴۰۴

اعظم گڑھ (یوپی)



کتنی وجہ سے کفر آتا ہے ، حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ[ع۱] کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ لا الٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہِ کفر آفتاب سے زیادہ روشن وجلی نہ ہوجائے اور حکمِ اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلٰی (اسلام غالب ہے مغلوب نہیں۔ ت) مگر یہ کہتا ہوں اور بیشک کہتا ہوں کہ بلا ریب ان تابع ومتبوع سب پر ایک گروہ علماء کے مذہب میں بوجوہ کثیرہ کفر لازم ، والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم (دائمی فضل والے اللہ کی پناہ۔ ت)

میرا مقصود اس بیان سے یہ ہے کہ ان عزیزوں کو خوابِ غفلت سے جگاؤں اور ان کے اقوالِ باطلہ کی شناعت باطل انھیں جتاؤں کہ او بے پروا بکریو! کس غنیمت سو رہی ہو ، گلا دور پہنچا ، سورج ڈھلنے پر آیا ، گرگ خونخوار یعنی سرِدست بن کر تمہارے کان پر ٹھیک رہا ہے کہ ذرا ابھی جھپٹ اور اپنا کام کرے چوپایوں میں تمہاری بچا ہٹ کے باعث اختلاف پڑ گیا ہے بہت حکم لگا چکے کہ یہ بکریاں ہمارے گلے سے خارج ہیں بھیڑیا کھائے خیر لے جائے ہمیں کچھ کام نہیں اور جنہیں ابھی کسی قدر پرورش باقی ہے وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتوں سے [illegible]

جسے چوپان کہہ رہے ہو واللہ وہ چوپان نہیں خود بھیڑیا ہے کہ ذیاب فی ثیاب کے کپڑے پہن کر تمہیں دھوکا دیتا ہے ، پہلے وہ بھی تمہاری طرح اسی گلے کی بکری تھا ، حقیقی بھیڑیئے[ع۲] نے جب سے اسے شکار کیا اپنے مطلب کا دیکھ کر دھوکے کی ٹٹی بنا لیا اب وہ بھی ایسے ڈھنگ کی خبر سناتا اور جنگلی بھیڑیوں کو شکار کے لئے جاتا ہے ، خدا اپنی جانوں پر رحم کرو ، اور جہاں تک دم رکھتے ہو ان گرگ ونائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلے میں جس پر خدا کا ہاتھ ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ (جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ ت) اور اس کے سچے والی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں آکر ملو کہ امن چین کا رستہ چلو اور مرغزار جنت میں بے خوف چرو ، اے رب میرے [illegible]

ع۱ یعنی امام الوہابیہ ۱۲

ع۲ یعنی شیطان ۱۲

۶۰۲

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے عرض سرائی ہیں کہ ۔

نحن جوار من بنی النجار — یاحبذا محمد من جار

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں، اے تعجب! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔ ت)

ایک وہ دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے، مجلس آخری وصیت ہے، مجھے تو آج بھی وہی ہے یا بچوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے، ... نالے بلال کے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں، شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دئے ہیں، دل کملائے پھول سے مرجھائے وہ کی روشنی ... کہ آفتاب جہاں تاب کی وداع نزدیک ہے۔ آسمان پژمردہ، زمین افسردہ، جدھر دیکھو سناٹے کا عالم، ... آخری نگاہیں اس محبوب کے رُخ پر ... کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف و نومیدی سے ... قدموں پر گر جاتی ہیں، فرط ادب سے لب بستہ غزال کے منہ سے یہ صدا بلند ہے

کنت السواد لناظری — فعمی علیک الناظر

من شاء بعدک فلیمت — فعلیک کنت احاذر

(آپ میری آنکھ کے

جو چاہے آپ کے بعد مر جائے کیونکہ آپ ہی کے توسل سے بچا کرتا تھا۔ ت)

اللہ کا محبوب، امت کا والی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی پوتی بچھڑوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے انھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے، شان رحمت کو ان کی جدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج امنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ جنت ٹھکانے لگی، جس خدمت کو مالک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں تیئیس برس کی ... سال میں بحمداللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں، جگہ بار بار تنگ ہوجاتی ہے، وقضہ ارشاد ہوتا ہے، آنے والوں کو جگہ دو، آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے [illegible]

ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا یہ مجلس میلاد اور کیا ہے، وہی دعوت عام، وہی مجمع تمام، وہی منبر و قیام، وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام۔ مجلس میلاد اور کس شے کا نام، منکر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب

۱ المواہب اللدنیہ الہجرۃ الی المدینۃ حتی انشد طلع البدر المکتب الاسلامی بیروت ۱/۳۱۳

۲ ؍؍ ؍؍ ؍؍ المقصد العاشر الفصل الاول (وفاتہ) ؍؍ ؍؍ ۳/۵۵۳

جرم کی سزا سے بچنے کے لئے یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا میری غرض نہ تھی۔ علاوہ ازیں یہ شرط کتاب اللہ کے بھی منافی ہے۔ سورہ توبہ کی آیت ہم لکھ چکے ہیں کہ توہین کرنے والے منافقوں کا یہ عذر کہ ہم تو آپس میں صرف دل لگی کرتے تھے، ہماری غرض توہین نہ تھی۔ نہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کرنا ہمارا مقصد تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مسترد کر دیا اور واضح طور پر فرمایا: لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ۔

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۶۶) بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد تم نے کفر کیا۔

۲۔ صریح توہین میں نیت کا اعتبار نہیں "رَاعِنَا" کہنے کی ممانعت کے بعد اگر کوئی صحابی نیت توہین کے بغیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "رَاعِنَا" کہتا تو وہ وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی قرآنی وعید کا مستحق قرار پاتا' جو اس بات کی دلیل ہے کہ نیت توہین کے بغیر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین کا کلمہ کہنا کفر ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی حنفی ارقام فرماتے ہیں۔

اَلْمَدَارُ فِي الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ عَلَى الظَّوَاهِرِ وَلَا نَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَالنِّيَّاتِ وَلَا نَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِهٖ۔

﴿نسیم الریاض شرح الشفاء ج ۴ ص ۴۲۶﴾

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا' ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہ تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔